Providence and Thanksgiving[1]

By John W. Robbins

پروردِگاری اور شکر گزاری

جان ڈبلیو۔ رابن

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھا دیں۔ ہم تصوروں کو ڈھا دیتے ہیں۔ بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں۔ تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3۔ حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو رونبز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینیسی 37692۔ جنوری فروری 1983

ای میل: tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ: www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون: 4237430199۔ فیکس۔ 4237432005

یہ لکھنے کے لئے ایک بہت ہی اچھا مضمون ہے کیوں کہ پچھلے کچھ سالوں میں میرے ساتھ کچھ خاص ہوا ہے اور مجھے ضرور اس کے بارے بتانا ہوگا۔ ہمارے قریبی دوست پہلے ہی اِس بارے میں کافی جانتے ہیں۔ لیکن یہ بات اتنی حیران کن ہے کہ ہر ک،ی کو اس بارے میں جاننا چاہئے۔ خدا عظیم ہے اور اُسکی عظیم حمد و ثناء ہو۔

بُری خبر

ستمبر 2005 کے درمیان میں میں اپنے ڈاکٹر سے اپنے روٹین جسمانی چیک اپ کے لئے گیا۔ مجھے کوئی خاص مسئلہ نہیں تھا سوائے ایک سال سے بدہضمی کے۔ اور میں نے اِس پر قابو بھی پا لیا تھا ترش چیزوں سے پرہیز کر کے۔ میرا اینٹا سیڈز کے خلاف کامیابی سے علاج کیا گیا تھا۔ لیکن لیبارٹری ٹیسٹ نے Moderate Anemia کی نشاندہی کر دی جب کہ ہر چیز اپنے حساب سے چل ہو رہی تھی۔ میری عمر 56 ہے اور میری فیملی کی تاریخ میں میری ماں اور اُن کی بہن 60 کی عمر میں کولوریکٹل کینسر سے مر گئے تھے، اور یہ حقیقت ہے کہ میں نے کبھی بھی کولونوسکوپی نہیں کروائی۔ میرے ڈاکٹر نے مجھے چیک اپ کا ٹائم بتایا۔ ستمبر کے آخر میں میری بیماری کی تشخیص ہوئی۔ مجھے ایک بہت بڑا ٹیومر تھا۔ میں اور میری فیملی حیران تھے۔ اُنہی دِنوں میں (سوموار) کو کولونسکوپی اور (جمعہ) کو تشخیص ہوئی۔ میرے اور بھی ٹیسٹ ہوئے۔ میں اور میری بیوی لنڈا نے ہمارے معاملات سیٹ کئے اور اپنی فیملی کو بتایا۔ اور میری چھوٹی بیٹی، میری، نے انٹرنیٹ کے ذریعے بہترین سرجن کی تلاش شروع کر دی اور مُلاقات کا ٹائم لیا۔ سوموار کو اپنی تشخیص کو لے کر ہم North Durham میں Carolina میں ہم ڈاکٹر ڈوگلاس ٹیلر کے پاس تھے جو کہ ڈیوک یونیورسٹی ہسپتال میں مُلک کا بہترین سرجن ہے۔ اِسی جمعہ کو ہم نے ڈاکٹر مائیکل چھوٹی جو کہ ہوپکن ہسپتال میں دُنیا کا بہترین سرجن ہے اُس سے بات چیت کی۔ دونوں سرجن نے یہی مشورہ دیا کہ جلد از جلد کیموتھراپی شروع کی جائے۔

13 اکتوبر کو ڈیوک میں بہت سے ٹیسٹس ہونے کے بعد ڈاکٹر ٹیلر نے ٹھیک hemicolectomy کی، اور میرے پیٹ سے بہت سے lymph

nodes نکال دیئے۔ اور ریت سے بھرے ہوئے 2 ٹیومر اُسے میرے لیور میں ملے۔ تشخیص ہوچکی تھی، اور کینسر سٹیج IV پر تھا۔ سب سے خراب سٹیج۔ ڈاکٹر ٹیلر پُر اُمیدی کا قائل نہیں تھا، اپریشن کے دوران اُسے باریطون بیماری سے متعلق بھی پتا چلا۔ ایسی صورتحال جس میں کینسر خود سر ہوجاتا ہے۔ اُس نے ایک ٹیومر میرے لیور میں ہی رہنے دیا اس لئے کہ اسکوری سیٹ کرنا مشکل تھا، کیوں کہ اُس کی لوکیشن بہت مشکل تھی۔ میری بیٹی ہولی اور لورا میری سرجری سے پہلے اور بعد میں مجھے ڈیوک میں ملنے آئیں۔ کچھ دن ہسپتال میں رہنے کے بعد لورا جو کہ میرے ساتھ تھی میرے روم میں، میری اور میں نے ٹیکسی کا رُخ کیا تا کہ سرجری سے کچھ راحت ملے۔ (لوڈا ایک کرسچن سکول ٹیچر ہے اور اُس کے سکول نے اُسے میرے ساتھ رہنے کے لئے اجازت دے دی، اور انہوں نے ایسا ہی پھر کیا جب میں ہوپکن میں تھا) اسی دوران میری بہن اور بھائی نے رو بلی ڈھونڈ لی جس کو کینسر کے خلاف استعمال کیا جا سکے، اور میں نے اُسے استعمال کرنا شروع کر دیا، نومبر کے شروع میں میں نے اپنے دوستوں اپنی صحت کی فرضی حالت کے بارے میں خط لکھ کر آگاہ کیا، اور انہوں نے میرے لئے، میری فیملی کے لئے اور فاؤنڈیشن کے لئے دعائیں کرنا شروع کر دیں۔ بہت سارے لوگوں نے میڈیکل اخراجات کے لئے تحفے بھی بھیجے۔ خدا نے مجھے بہت ہی علم والی اور پیار کرنے والی فیملی سے نوازا تھا، اور اسی پروردگاری میں وہ مجھے بہت اچھے ڈاکٹرز کے پاس لے کر گئے۔ اب ہزاروں لوگ میری صحت کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔

نومبر کے آخر میں میں نے ٹینیسی میں ہی اپنے گھر کے پاس ایک میڈیکل oncologist سے رابطہ کیا۔ میں نے ڈاکٹر تھامس۔ آر۔ جانسن کا انتخاب کیا جو کہ علاج میں باریک بین محتاط اور خیال کرنے والا تھا۔ دسمبر کے درمیان میں میں نے کیمو تھراپی لینا شروع کی نئے اور پرانے کارندہ کے ساتھ: fluorouracil، leucovorin (ایک وٹامن) oxaliplatin اور bevacizumab (ایک بائیولوجک ایجنٹ) (میں نے ایک اور نیا بائیولوجک ایجنٹ حاصل کرنے کی کوشش کی، panitumamab، ایک تیسرے کلینیکل ٹرائل کے سائن اَپ کے ساتھ۔ (لیکن میں بازو کو کنٹرول کرنے کے ٹرائل میں randomized تھا) ڈاکٹر جانسن اپنے مریضوں کو شروع میں (toxic chemicals) ٹوکسک کیمیکلز کے سائیڈ ایفیکٹ سے بچانے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ لیکن جنوری میں (تجویز کردہ سیریز بارہ علاج ہے)، میں بہت ہی عام سے انفلکس سے متاثر ہوا اور اس نے کیمو تھراپی کرنا بند کر دی۔ میرا ٹیومر چھوٹا ہوکر آدھے سائز کا رہ گیا تھا، میں نے جلدی سے ڈاکٹر چھوٹی کے ساتھ ہوپکین میں لیور سرجری کے لئے شیڈول بنا لیا۔ (میں نے اُن سے کہا کہ لاطینی فائن پرنٹ ہوپکین میں فری سرجری کا کہا گیا تھا لیکن انہوں نے مجھے بل بھیج دیا) جنوری 28 کو ڈاکٹر چھوٹی نے کامیابی سے بقیہ ٹیومر بھی نکال دیا، اس کے ساتھ میرے لیور کا 25% حصہ بھی کاٹ دیا۔ کاریگری اور چیزوں کے استعمال میں اُس کو سرجری میں مہارت حاصل تھی۔

اچھی خبر

سرجری کے بعد ڈاکٹر چھوٹی نے کہا کہ میرے پیٹ میں اب بیماری کے کوئی آثار نہیں ہیں۔ یہ بہت حیران کُن تھا۔ میں اکتوبر میں سٹیج IV پر تھا، اور میرے ڈاکٹر ٹیلر کے میرے بارے یاس پر مبنی خیالات تھے۔ اور پانچ مہینے بعد میں اس حالت کا مریض تھا جس کو NED کہتے ہیں۔ no evidence of disease (بیماری کے کوئی (گواہی) آثار نہیں)۔ یہ بہت ہی حیران کن تھا، مجھے بتایا گیا کہ بڑی آنت کے کینسر کے ساتھ کوئی فرد سٹیج IV میں صرف ایک سال ہی زندہ رہ سکتا ہے۔ باریطون کے متعلق بیماری کے نتیجے تقریباً ناگزیر ہیں۔ لیکن خدا نے نا صرف ٹیومر ختم کیا بلکہ باریطون کی بیماری بھی۔ بیماری جس نے ڈاکٹر ٹیلر کو اکتوبر میں یاس پر مجبور کر دیا تھا جنوری میں بالکل ہی غائب ہوگئی تھی، اور لیور بھی چھ مہینوں میں اپنی اصلی حالت میں آگیا تھا۔ اب میں NED تھا۔ ڈاکٹر ٹیلر اور ڈاکٹر جانسن نے مجھے احتیاطی طور پر کیمو تھراپی جاری رکھنے کا مشورہ دیا۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ اس بیماری کا علاج کامیاب بھی ہو جائے زیادہ کیسسز میں یہ دوبارہ لوٹ آتی ہے۔ اور میں نے مئی میں دوبارہ کیمو تھراپی شروع کرا دی اس وقت صرف fluorouracil اور leucovorin ہی لیا۔ میں ہفتے میں 3 دن علاج کے لئے آتا، اور یہ علاج مئی، جون اور جولائی تک چلا جب تک کہ ڈاکٹر جانسن نے کیمو کے لئے

منع نہ کر دیا۔ لاکین پھر اپریل، جولائی، ستمبر اور اکتوبر تمام ٹیسٹ PET/CTs بھی ڈال کر کوئی بیماری ثابت نہ کر سکے۔ جولائی سے میں نے کیموتھراپی بند کر دی، اور میں ہر تین مہینے بعد ٹیسٹ کے لئے جاتا۔ ڈاکٹر ہر بار یہ رپورٹ دیتے کہ بیماری کا کوئی نشان نہیں۔ ایک معجزہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جو کچھ میرے ساتھ ہوا وہ ایک معجزہ ہے۔ سٹیج IV سے NED تک پانچ مہینے اور ادھر زکنا آٹھ مہینے تک یہ سب حیران کن ہے۔ لیکن یہ حیر انکن شفاء کو معجزہ نہیں کہنا چاہئے۔ تمام شفاء خدا کے پاس ہے۔ ہم جواب دیتے ہیں کہ ایسے مقدسین کی زندگیوں کو کم کیے/ختم کیے بغیر جو بائبل مقدس کی وفاداری/تابعداری کرتے ہیں۔ اور یہ کہ ہم بائبل مقدس کی حقانیت کے دفاع سے خوفزدہ نہیں بلکہ اس دو دھاری اور دوطرفہ غلط اور غیر حقیقی دلیل سے خوفزدہ ہیں۔ پروفیسر کو تو اپنے علم منطق کے علم سے خوفزدہ ہونا چاہیے۔ ایسے آدمیوں سے ضرور پوچھنا چاہتے ہیں کہ بائبل مقدس کا کیا اختیار ہے اگر یہ سچ نہیں تو جدید آرتھوڈاکس یا جو کوئی نام بھی ان کو بھلا لگے۔ بائبل مقدس کی حاکمیت اور اس کے متعلق خوب بات کرتے ہیں لیکن وہ خود بھی آگاہ اور صاف نہیں کہ ہمیں کس پر یقین کرنا چاہیے۔ کس کو ماننا یا کس کتاب کی عزت کرنی چاہیے جس میں غلطیوں اور ابہام کے شکوک پائے جاتے ہیں۔ کارل بارتھ یہ یاد رکھا جائے گا یعنی بائبل مقدس کے اوصاف نہ صرف اسکی ارضیاتی اغلاط یا پھر بہت سے علم صوفیانہ کی اغلاط بلکہ علیم الہیات کی اغلاط بھی شامل ہیں۔ لیکن اگر عقیدہ جو غلط ہے اسے کیوں اختیار کے ساتھ پڑھایا جائے یا تبلیغ کی جائے اس مقام پر علم منطق خود ہمیں حیران کر دے گا۔ اب ڈاکٹر مائیز کہتے ہیں کہ بائبل مقدس ایک اختیار والی کتاب ہے اور خود ایسا کرنے میں وہ ایسی بات کہہ جاتا ہے جو خود بہت وضاحت طلب اور کمزور ہیں کہ اُسے خود ان پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کو چاہیے کہ وہ بائبل مقدس پر ایمان کو مضبوط کریں۔ بائبل مقدس کی الہیات کے مطابق حاصل کرنے کی کوشش کریں اور یہ بائبل مقدس پر ایمان میں مضمر ہے ہمیں اسکو دیکھنا پڑے گا۔ اس کی جانچ پڑتال کرنی ہوگی۔ اور ایمان کے مطابق جو صحیح ہے اُسے سیکھنا ہوگا۔ یہ تصور سے انکار کرنا ہوگا۔ کہ خدا سے کہیں وہ جسکی ہمیں ضرورت ہے اور ہم نے یہ نہ دیکھا ہو کہ خدا کے پاس کیا ہے جو اس نے اپنے فضل، حکمت سے ہمیں دیا ہے۔ یہ عمدہ نصیحت ہے لیکن ان چاروں پروفیسر حضرات میں سے کسی نے بھی اس پر عمل نہیں کیا ہے۔ یہ بارتھ کی حالت یا مثال ہے ان کا بائبل مقدس سے متعلق نظریہ وہ نہیں جو خود بائبل مقدس اپنے آپ کے متعلق کہتی ہے۔ یہ وہ ہے جو ان لوگوں نے باہر سے بائبل مقدس پر مسلط کیا ہے اور ابھی کہی جانے والی عبارت کے مطابق ہمیں اپنے نقطہ نظر کو بائبل مقدس، اسکے الہام اور اس کی حاکمیت کے متعلق جو بائبل فرماتی ہے ڈھال لینا چاہیے۔ پھر یہ کیا کہتی ہے بائبل مقدس یہ فرماتی ہے کہ تمام صحائف یعنی تمام الفاظ جو پرانے عہد نامے میں لکھے گئے ہیں۔ خدا کے منہ سے نکلے ہیں۔ پاک آدمیوں نے فرمایا ان کے انہوں نے الفاظ بولے کیونکہ اُن کی روح پاک نے چھو لیا تھا۔ پرانے عہدنامے میں ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں جن میں لکھا ہے کہ خداوند کے منہ سے یہ بولا گیا۔ یا خداوند کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ بہت سی دوسری جگہوں پر ہم پڑھتے ہیں۔ خداوند کا کلمہ آیا۔ تثنیہ شرع میں لکھا ہے۔ میں تمہارے منہ میں اپنے الفاظ کلمہ ڈالوں گا۔ اور اسی طرح کی ملتی جلتی یرمیاہ میں ملتی ہے ہر طرف بائبل مقدس اپنے آپ کے متعلق فرماتی ہے اور یہ زبانی الہام کے متعلق بتاتی ہے یہ الفاظ خدا کے الفاظ ہیں۔ اور ان پاک الفاظ میں کہیں بھی نہیں لکھا کہ یہاں الفاظ میں ارضیاتی اغلاط اور الہیاتی اغلاط شامل ہوں گی۔ پاک کلام کے مسودے کا کوئی بھی امتحان یا جائزہ کوئی ایسی گواہی ثابت نہیں کر سکتا ہے کہ کلام ایسی یا الہامی نہیں ہے۔ اگر ہم بائبل مقدس کے متعلق اپنا عقیدہ وہاں سے لیں جو خود بائبل مقدس اپنے متعلق فرماتی ہے پس ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ یہ الفاظ اُس پاک خدا کے ہیں جو جھوٹ نہیں بولتا۔ زبانی الہام کا عقیدہ بہت سی مذہبی درسگاہوں میں پسند نہیں کیا جاتا۔ بہت سی بدمزہ تعلیمات جو بائبل مقدس فرماتی ہے اس کی زبانی الہام کے متعلق بائبل کی زبانی الہام سب سے زیادہ بدمزہ ہے۔ غیر یقینی اور غیر زہین کوششیں کی گئی ہیں تاکہ اس فلسفے کو روکا جائے یا اس کا انکار کیا جائے یا پھر اس کو بدل دیا جائے کسی اور چیز کے ساتھ۔ اسے میکانکی ہے۔ اس کو منجمد کہتے ہیں اور منجمد وہ شور ہے جو نالیًا جو پیغام کو چھپا لیتی ہے۔ منجمد الہام کی بجائے بدلے ہوئے اور تبدیل ہوتے ہوئے الہام کا نظریہ پھیلایا جا رہا ہے۔ اور مشکل صرف یہ ہے کہ یہ نظریہ ہی نہیں ہے۔

یہ صرف ایک لفظ ہے جس میں تھوڑی سی کشش ہے۔ تاکہ ایک عام قاری اس سے کشش کھا کر اس کے فریب کا شکار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے پاس کوئی اور ذریعہ یا دلیل نہیں ہوتا کہ اس کو ختم کر سکے یا اس کا انکار کر سکے۔ المختصر نئے آرتھوڈاکس کا نظریہ الہام بائبل مقدس سے نہیں ہے کیونکہ ان کے نظریات وہ نہیں

جو بائبل مقدس سے ہیں بلکہ جو انہوں نے خود مسلط کیے ہیں کہ الہام کیسا ہونا چاہیے۔ بالخصوص، نئے آرتھوڈوکس کے خیالات بائبل کا انکار ہیں اور یسوع کی تعلیمات سے اختلافی ہیں۔ کیا خداوند یسوع مسیح نے کبھی کلام مقدس میں اغلاط کا اعتراف کیا خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ ارضیاتی یا کوئی اور یا پھر پرانے عہدنامے میں سے کوئی غلطی کا اعتراف کیا۔ کیا یسوع مسیح نے کبھی کوئی ایسی کوشش کی کہ وہ خدائی یا انسانی گناہ سے پاکیزگی کو ملا سکے۔ کیا خداوند نے کبھی برونر کی طرح کہا کہ خدا اپنے آپ کو سچی اور جھوٹی آیات میں ظاہر کرتا ہے۔ کیا یسوع نے کبھی اغلاط تسلیم کیں۔ خداوند یسوع مسیح کے بائبل مقدس کے متعلق کیا خیالات تھے؟ یسوع مسیح کے بائبل مقدس کے الفاظ بہت واضح ہیں یسوع نے فرمایا لکھا ہے کہ اگر تم موسیٰ کی آیات کو نہیں مانتے تو میرے الفاظ/کلام کو کیسے مانو گے؟ کیونکہ کلامِ مقدس کو توڑا نہیں جا سکتا۔ کیا ہمیں ایک غلطیوں سے پاک بائبل مقدس کی ضرورت ہے۔ ہمیں ایسی بائبل مقدس کی ضرورت ہے اگر ہم یسوع مسیح کی تعلیمات کا تضاد کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں زبانی الہام کی ضرورت ہے جب ہم یسوع کے کفارے پر ایمان اس کی بخشش کے عقیدے پر یقین رکھنا ہوگا۔ اور اگر واقعی ہمیں خدا کا قابلِ بھروسہ علم حاصل کرنا ہے تو ہمیں بے گناہ ہونا پڑے گا۔ کیونکہ اگر بائبل مقدس اپنے الہام میں درست ہوگا یا نظریہ معافی یا پھر کوئی اور پھر ہمارا صرف اور صرف نعم البدل اسی میں ہے کہ ہم بائبل سے متعلق کوئی بھی عقیدہ نہ مانیں جیسے آزاد پسند گروپ یا نئے آرتھوڈوکس سوچتے ہیں یعنی کوئی خود ایسا لائحہ عمل تیار کریں جس سے ہم جو چاہیں بائبل میں ٹھیک مان لیں اور جس چاہیں غلط ٹھہرادیں۔ ہم یہ ایمان اس لیے نہیں رکھتے کہ بائبل کہتی ہے۔ بلکہ اس کی بنیاد میں عقل صوفی روحانیت یا کوئی وجوہات ہیں اور ہم بائبل کی حاکمیت سے انکار کرتے ہیں۔

دعا کی طاقت

کچھ لوگوں نے میری شفاء کو دعا کی طاقت سے منصوب کیا۔ شفاء میں دعا کیا رول ادا کرتی ہے؟ یہ الفاظ اُسکے ہیں وہ نہ درست کرتا اور نہ انہیں سیدھا کرتا ہے۔ مزید میں نے یہ کہا کہ سپرول کے خیالات بالکل درست ہیں حالانکہ وہ کہتا ہے کہ میں نے خیالات کو بڑی دور جا کر مسخ کیا ہے۔ اپنے خط میں سپرول کہتا ہے کہ بہت سارے سامراجی رومن کیتھولک سربراہوں نے غور سے سمجھا اور چرچ کو چھوڑ دیا لیکن اپنے مضمون میں اُس نے ایسی کوئی گفتگو نہیں کی۔ نوٹ اس بات کا خیال رکھیں کہ رومن کیتھولک سربران اگر خدائی تھے تو وہ لوتھر کے احتجاج سے پہلے تھے اس کے برعکس سپرول کہتا ہے کہ رومن کیتھولک کے سربان بہت کش مکش میں تھے۔ دوسرے لفظوں میں رومن کیتھولک چرچ بڑے غصے سے جواب دیا اپنے مضمون میں سپرول کہتا ہے اس طرح کی کچھ بات نہیں کہتا کہ انہوں نے لوتھر سے اتفاق کیا۔ اپنے خط میں وہ پوری سادگی سے اپنے مضمون میں لکھی گئی باتوں سے جو انکار کر دیتا ہے اور اُمید ہے کہ آپ نے ان باتوں پر غور نہیں کیا۔ سپرول انکار کرتا ہے کہ گھر میں لنر تھامس اکیانوس کا شاگرد نہیں تھا۔ مئی کے ٹیبل ناک میگزین میں جس کا وہ ایڈیٹر ہے لکھا کہ تھامس اکیانوس پروٹسٹینٹ قبیلے کا سب سے بڑا عالموں میں سے تھا۔ گھرس ٹرزکی تھامس کے لیے کتنی عظیم تعریف اور حتیٰ کہ معافی یا بخشش کے مضمون پر اُس سے اتفاق کرنا تاریخ کو دوبارہ لکھنے کی کوشش ہے۔ میں تجویز دیتا ہوں کہ آپ رابرٹ ایل رینڈ کا اسی مضمون پر وہ خط پڑھیں جو ہم نے مئی میں ٹرینٹی رپورٹ چھاپا تھا۔ یہ ہماری ویب سائیڈ پر موجود ہے۔ سپرون کہتا ہے کہ تین شہروں والا ایمان کا جائزہ اصلاحات کرنے والوں کا تھا۔ چنانچہ اُس نے خود مان لیا کہ یہ بائبل مقدس سے نہیں تھا۔ اُسکے اپنے الفاظ یہ کہتے ہیں۔

تقدیر اور تصوف

صرف خدا ہی شفا دے سکتا ہے۔ بائبل میں اُس نے ایک بار مٹی کا استعمال کیا اور شفا دی، میرے مسئلے میں اُس نے سرجری اور دوا کا استعمال کیا۔ خدا نے سب سے پہلے خود سرجری کی باغ عدن میں۔ اور اچھے سامری نے بھی ادھ موے انسان تیل اور مے سے خدمت کی۔ اور یسوع نے اس کے لیے اُنہیں ملامت کی: ''یہ نہ سمجھو کہ میں باپ سے تمہاری شکایت کرونگا۔ تمہاری شکایت کرنے والا تو ہے یعنی موسیٰ جس پر تُم نے اُمید لگا رکھی ہے۔ کیونکہ اگر تُم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے اس لیے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے۔ لیکن جب تُم اُس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے تو میری باتوں کا کیونکر یقین

کرو گے؟''یسوع ان فقرات کو پہلو بہ پہلو اور تابل تبدیل طور پر استعمال کرتے ہوئے اسے واضح کرتا ہے، کہ ''موسیٰ پر ایمان رکھنے'' کا مطلب اُس'' کے نوشتوں'' پر یقین کرنا ہے، اور'' مجھ پر یقین کرنے'' کا مطلب میری ''باتوں'' کا یقین کرنا ہے۔'' اُنہوں نے موسیٰ پر یہودی دعویٰ کو مرتد قرار دیا، اگر چہ اُنہوں نے اُس کے نوشتوں کا یقین نہ کیا۔ اُنہوں نے نبیوں کی تعریف کی، اُن کی قبروں کو سجایا، اور اُن کی تعلیمات کو تسلیم نہ کیا۔ مرتد یہودی، بہت سے ہم عصر ماہر الٰہیات کی مانند، اُنہوں نے آدمیوں کو ان تجاویز سے الگ کرنے کی کوشش کی۔ اُنہوں نے موسیٰ کا یقین کیا، لیکن اُنہوں نے اُس کے نوشتوں کا یقین نہ کیا۔ اُنہوں نے موسیٰ کی تعریف کی اور اُس کے اقوال کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ موسیٰ کے الفاظ کو تسلیم کرنے سے انکاری ہونے سے وہ لعنتی ٹھہرائے گئے۔

بائبلی سمجھ میں، اور عام زبان میں، بھروسہ کرنا یا یقین کرنا مختلف ذہنی اعمال نہیں ہے، اور کوئی بھی یہودی یا لاطینی الٰہیات جو اُنہیں ایسا بنانے کی کوشش کرتی ہے وہ بائبل سے نہیں ہے۔ سپرول کے حساب میں، میری نجات کے لیے مسیح پر اور صرف اُس پر ''بھروسہ'' کرنا ممکن نہیں ہے، کیونکہ ''بچانے والے ایمان کا بنیادی عنصر'' عنصر جو اسے بچانے والا بناتا ہے، یہ مسیح بالکل نہیں ہے۔ اس کی بجائے، کچھ مبہم اور شاید کچھ غیر مبہم نفسیات دان کہتے ہیں کہ یہ نا تو سمجھنا ہے اور نہ ہی تسلیم کرنا ہے، لیکن یہ ان دونوں سے مختلف ہے، جو قطعی اور بنیادی ہے۔ اگر یہ نفسیاتی بیان بہت دو ٹو ک ہے، تو ہمیں یہ یقین کرنا ہے کہ ہم نجات یافتہ بننے کے لیے ''بھروسہ'' اور خاطر خواہ بھروسہ'' رکھتے ہیں۔ ہمیں توجہ مرکوز کرنی ہے، مسیح پر نہیں، بلکہ اپنی نفسیاتی حالت پر۔ نجات کو داخلیت میں نگل لیا گیا ہے۔

سپرول کی پریشانی بڑھتی جاتی ہے۔ کیا بھروسہ ایمان میں تیسرا فرق عنصر ہے یا نہیں؟ اگر یہ فرق عنصر ہے، یہ دوسرے دونوں کو شامل نہیں کرسکتا۔ مزید، کیا شعور اور ذہن مختلف ہیں؟ اگر ایسا ہے، تو کیسے؟ اس نقطہ پر، سپرول بچانے والے ویمان میں تین عناصر کی تقسیم کر چکا ہے: نوٹیا، اسینٹس، اور فیڈ وسیا۔ وہ کہتا ہے کہ بھوت اور آدمی دونوں انجیل کو سمجھ سکتے اور تسلیم کر سکتے ہیں اور پھر بھی جہنم جاتے ہیں۔ اب وہ کہتا ہے کہ فیڈ وسیا میں ''شعور اور ذہن'' شامل ہے، ۔ اور یہی معاملہ ہے، پھر فیڈ وسیا ایمان کے مترادف دکھائی دیتا ہے، اصطلاح سپرول بیان کرنے کے لیے فرض کی گئی ہے۔ اگر یہی معاملہ ہے، تو سپرول نے بھروسہ یا بچانے والے ایمان کی تعریف پیش نہیں کی، بلکہ تکرار کی۔ اگر فیڈ وسیا میں یہ تینوں عناصر شامل ہیں، فیڈ وسیا فائڈس ہے، ہم ابھی تک نہیں جانتے کہ ایمان کیا ہے۔

مسئلے کا آخر

پچھلے سال میں موت کے سائے کی وادی میں سے گزرا، اور خدا نے مجھے بچالیا۔ میں فخر سے اپنی فیملی اور دوستوں کا شکر گزار ہوں جو میرے لئے ایمان سے دعا کرتے رہے اور اپنے ڈاکٹرز اور نرسز کا جو کہ میری پوری ایمانداری سے خدمت کرتے رہے۔ لیکن اُن کی تمام کوششیں ضائع ہو جاتیں اگر خدا ان کی کوششوں کو برکت نہ دیتا۔ جب میں بیمار تھا تو میرے ایک دوست نے مجھے ایک آیت یاد کرائی جو کہ یرمیاہ سے تھی یہ ساری شخصیت ہے، یہ کہ، دماغ، جو مرضی کرتا اور یاد رکھتا ہے۔ بائبل انیسویں صدی کی نفسیاتی استعداد کو نہیں سکھاتی، یہ سکھاتی ہے کہ انسان ایک اکائی مخلوق ہے۔ یہ دل ہے، خود انسان، جو سوچتا ہے، وجہ بیان کرتا ہے، منصوبے بناتا ہے، مرضی کرتا ہے، یاد رکھتا ہے، برداشت کرتا ہے۔ انسان ایک اکائی مخلوق ہے، نہ کہ بہت سی مختلف استعداد والی۔ دل و دماغ پر آیات کو دیکھیے گارڈن کلارک نے ایسا کیا، اور اُس نے سال قبل اپنی کتاب مذہ، وجہ اور مکاشفہ میں اس کے نتائج کو شائع کیا۔ ماہر الٰہیات، پاسٹرز ، اور سیمنریز کے پروفیسرز اُس کے سینکڑوں آیات کے مشاہدے کو نظر انداز کر چکے ہیں۔ سپرول کا بچانے والے ایمان کا حساب غلط ہے کیونکہ وہ اسے بائبل سے اخذ نہیں کرتا نہ ہی اسکی بنیاد بائبل پر ہے۔

دوسرے، بچانے والا ایمان کوئی ''تجربہ'' نہیں ہے، جسے مسیحی حاصل کریں۔ کلام سپرول کے کی تجربے کو نہیں جانتا۔ کلام کے مطابق، بچانے والا ایمان، انجیل کو سمجھنا اور قبول کرنا ہے۔ یہ سمجھے جانے والے قول ہیں۔ جیسے کہ ''یسوع اپنے لوگوں کے گناہوں کے لیے صلیب پر مرا''۔ اور اور متفق ہونا کہ یہ اقوال

سچے ہیں۔فطرتی انسان انجیل پر یقین نہیں کرسکتا، کچھ فطرتی انسان یہاں تک کہ اسے سمجھ نہیں سکتے۔

صرف خدا لوگوں کو یقین کرنے کی نعمت بخشتا ہے، اور ایسا ایمان مکمل طور پر ذہن کا کام ہے۔ذہن، یہ ساری شخصیت ہے، سمجھتا ہے، اور دماغ، ساری شخصیت، متفق ہوتا ہے۔اسی لیے کلام کلام کی طرف ''سچائی کے علم تک پہنچنے'' کے طور پر حوالہ دیتا ہے، اور اور سوچنے، منادی کرے، اور کلام کو سمجھنے پر زور دیتا ہے۔

یہاں کلام میں نجات یافتہ بننے کے معاملے میں کسی تجربے میں ہونے کا کوئی حکم نہیں ہے۔یہاں کلام میں خدا کے کلام کو سمجھنے اور ایمان رکھنے میں بہت سے احکامات ہیں۔بچانے والا ایمان، اُس کے برعکس جو بہت سے ماہرِ الٰہیات کہتے ہیں، سادہ اور بچے کی مانند ایمان ہے۔یہ سادہ طرح خوشخبری کو سمجھنے اور اسے سچائی کے طور پر قبول کرنا ہے۔

سپرول (پی سی اے اور او پی سی میں تمام ایلڈرز کی مانند) متبرک طور پر قسم کھاتا ہے کہ وہ ویسٹ منسٹر کنفیشن آف فیتھ پر یقین رکھتا ہے۔لیکن ویسٹ منسٹر کنفیشن بچانے والے ایمان کو اُس طرح بیان نہیں کرتا جیسے سپرول اسے کرتا ہے ۔درحقیقت، ریفارمڈ کنفیشن اسے نوٹیٹیا ،اسینسس اور فیڈ وسیا کے طور پر بیان نہیں کرتا۔یہ لاطینی تقسیم نہ ہی اعتراف والی ہے اور نہ ہی بائبلی ہے۔کلام کی گونج، ویسٹ منسٹر کنفیشن ایمان کو ''یقین کرنے کا عمل'' کہتے ہیں۔

اُس کی کتاب 'بچانے والا ایمان کیا ہے؟' میں ڈاکٹر گارڈن کلارک، بڑے غور سے آیات کی پرکھ کرتے ہیں جس میں روح القدس لفظ پسٹس اور اس کی ہم اصل کو استعمال کرتا ہے۔کوئی اور جدید ریفارمڈ ماہرِ الٰہیات اسے اس طرح سرانجام دیتے دکھائی نہیں دیتا، اور بہت سے ماہرِ الٰہیات اور پاسٹر اسے طوطے کی مانند جاری رکھتے ہیں جو اُنہوں نے سیمنری میں ایمان کے بارے سُنا ہوتا ہے، بجائے اس کے کہ وہ بائبل کا مطالعہ کریں۔

ایمان کیا ہے؟ میں سوال کے جواب میں، ڈاکٹر سپرول کلام کی ایک آیت کا بھی حوالہ دینے سے قاصر ہیں، اور جب وہ جیمس کی طرف اشارہ کرتا ہے، وہ مکمل طور پر اُسے غلط طور پر پیش کرتا ہے۔کلام کے مطابق، ایمان اور یقین ایک جیسے ہیں (پسٹس)، اور بچانے والا ایمان انجیل کی سچائی کو تسلیم کرنا ہے، اس سے نہ کچھ زیادہ اور نہ کچھ کم۔

خدا ہمیں اُس کی طاقت، عقل اور پروردگاری کی سمجھ دے۔